بھارت رتن ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن

توصیف احمد

30۔گلستان کالونی، ناگپور۔440013

ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کی پیدائش ۵/ستمبر ۱۸۸۸ء کو ہوئی۔ وہ ایک ماہر تعلیم، سیاستداں اور مثالی استاد تھے۔ وہ پوری دنیا کو ایک اسکول مانتے تھے۔ انھیں تعلیم پر مکمل اعتماد تھا۔ انھیں درس و تدریس کے پیشے سے بڑی محبت تھی۔ ان کا یوم پیدائش ہر سال یوم اساتذہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ وہ ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے، اسکول اور کالج میں عمدہ کامیابی کے ساتھ اسکالر شپ حاصل کی، کالج میں پروفیسر ہوئے، یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے اور آزاد ہندوستان کے پہلے نائب صدر جمہوریہ اور دوسرے صدر جمہوریہ کے باوقار عہدہ پر فائز ہوئے۔

انھیں آزاد ہندوستان کا پہلا نائب صدر جمہوریہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ وہ ۱۳/مئی ۱۹۵۲ء سے ۱۲/مئی ۱۹۶۲ء تک بھارت کے نائب صدر جمہوریہ رہے۔ وہ ۱۳/مئی ۱۹۶۲ء سے ۱۳/مئی ۱۹۶۷ء تک ہندوستان کے صدر جمہوریہ رہے۔ انھیں آزاد ہندوستان کے دوسرے صدر جمہوریہ بننے کا اعزاز حاصل ہے۔ ۱۹۵۴ء میں انھیں ملک و قوم کی عظیم خدمات کے لیے مالک کے سب سے بڑے اعزاز بھارت رتن سے نوازا گیا۔ سیاست میں آنے سے قبل وہ چالیس برس تک درس و تدریس کے پیشہ سے وابستہ رہے۔ وہ بہت عمدہ مقرر تھے۔ ایڈمبرا یونیورسٹی میں اپنے خطاب کے دوران انھوں نے کہا تھا کہ ''سب انسان ایک ہیں۔ انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ زور انسانی آزادی پر دیا گیا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب دنیا کے سارے

ممالک عالمی امن و امان کی کوشش کریں۔'' انھوں نے طلبہ کے لیے سبق آموز اور دلچسپ کہانیاں بھی لکھی ہیں۔ وہ طلبہ کو ہمیشہ اچھی اقدار اپنانے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ اگر صحیح طریقے سے تعلیم دی جائے تو سماج کی کئی برائیوں کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

ان کی پیدائش ایک غریب گھرانے میں ہوئی تھی۔ انھوں نے بڑی محنت اور لگن سے پڑھائی کی۔ ۱۹۰۲ء میں انھیں میٹرک کے امتحان میں نہ صرف عمدہ کامیابی حاصل ہوئی بلکہ اسکالرشپ سے بھی نوازا گیا۔ کالج میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے دوران بھی انھوں نے امتیازی کامیابی حاصل کی۔ نفسیات، تاریخ اور ریاضی ان کے پسندیدہ مضامین تھے۔ کالج میں عمدہ کارکردگی کے باعث یہاں بھی انھوں نے اسکالرشپ حاصل کی۔ انھوں نے فلسفہ میں ایم۔ اے کیا۔ ۱۹۰۹ء میں ۲۱ سال کی عمر میں انھوں نے بطور لیکچرار فلسفہ پڑھانا شروع کیا۔ ان دنوں لیکچرار کے لیے یہ لازمی تھا کہ وہ درس وتدریس کی تربیت بھی حاصل کرے۔ اس لیے نے انھوں ۱۹۱۰ء میں مدراس میں درس وتدریس کی تربیت لی۔ اس وقت ان کی تنخواہ محض ۳۷ روپے تھی۔ شعبۂ فلسفہ کے اس وقت کے پروفیسر رادھا کرشنن کی معلومات سے بے حد متاثر ہوئے۔ انھوں نے رادھا کرشنن کو فلسفہ کی کلاس سے غیر حاضر رہنے کی اجازت دے دی، لیکن یہ شرط بھی رکھی کہ وہ ان کی جگہ پر فلسفہ کے طلبہ کو پڑھائیں گے۔ رادھا کرشنن نے استاد محترم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فلسفہ کی کلاسوں میں ۱۳ لیکچر دیے۔ لیکچر کے دوران ان کی زبردست معلومات سے سبھی طلبہ بے حد حیرت زدہ تھے۔ ۱۹۱۲ء میں ان کی ایک کتاب Psychology Esentials شائع ہوئی جس میں وہ تمام لیکچرس شامل تھے جو انھوں نے فلسفہ کی کلاس میں دیے تھے۔ ۱۹۶۱ء میں مدراس ریزیڈنسی کالج میں فلسفہ کے اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر ان کا تقرر کیا گیا۔ بعد میں وہ اسی کالج میں فلسفہ کے پروفیسر ہوگئے۔

ڈاکٹر رادھا کرشنن ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۶ء تک آندھرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے۔ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۵۶ء تک آکسفورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر کے طور پر درس تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۵۳ء سے ۱۹۶۲ء تک دہلی یونیورسٹی کے چانسلر رہے۔ ہندوستان آزاد ہونے کے بعد انھیں دستور ساز کمیٹی کا رکن بنایا گیا۔ اس کے بعد وہ مختلف عہدوں پر فائز ہوئے۔ ۱۹۵۲ء میں انھیں آزاد ہندوستان کا پہلا نائب صدر جمہوریہ منتخب کیا گیا۔ ۱۹۵۴ء میں، جب وہ نائب صدر جمہوریہ کے عہدہ پر فائز تھے، تبھی آزاد ہندوستان کے پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد کے ہاتھوں انھیں ملک کے سب سے بڑے اعزاز بھارت رتن سے نوازا گیا۔

OO